خلافتِ سیدنا صدیقِ اکبر
پر اجماعِ صحابہ
پیر سید بدر مسعود شاہ گیلانی
زیبِ سجادہ، آستانہ عالیہ نوریہ حجرہ شریف
جماعت خدام اہلسنت

خلافتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
پر اجماعِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

— مرتبہ —

پیر سید بدر مسعود شاہ گیلانی مدظلہ
زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ حورہ شریف

جماعت خدام اہلسنت حورہ شریف پاکستان

جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

نام کتابچہ "خلافتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم"
ترجمہ وتشریح پیر سید بدر مسعود شاہ گیلانی، آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف
ضخامت 24 صفحات
شائع کردہ شعبہ تصنیف وتالیف، جماعت خدام اہلسنت،
دارالارشاد چورہ شریف (پاکستان)
سن اشاعت جنوری 2024ء

رابطہ، دستیابی محمد منشا مجددی، صدر شعبہ سیل سنٹر،
فون نمبر: 0303 9117471
ای میل: sadaatgilaniyachurasharif@gmail.com
Khanqah Noria Churahiya
مرکزی دفتر جماعت خدام اہلسنت، نزد منظور پارک ریلوے
پھاٹک، جھمرہ روڈ، فیصل آباد، پاکستان۔

برائے ایصالِ ثواب

جدِّ امجد الحاج محمّد یُوسُف مجدِّدی رحمۃ اللہ علیہ

و والدِ گرامی قدر الحاج نذیر احمد اِدریس مُجدِّدی (مرحوم ومغفور)

منجانب محمّد شاہد قمر مُجدِّدی

کتابچہ ہذا اشاعت دین اسلام کے لیے مفت ہدیہ کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

قرآنِ مجید کی آیات اور حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی نصوص سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد اس اسلامی ریاست کو قائم رہنا تھا، جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ اور ساحلی پٹی کے قبائل سے معاہدہ کے نتیجہ میں قائم کی تھی۔ اس اسلامی ریاست کے قیام کے لئے ضروری تھا کہ اس کو ایک نظام کے تحت منظم رکھا جائے، جس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کمال اجتماعی فراست سے نظام خلافت قائم کیا۔ چونکہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر کسی صحابی کو اپنے بعد خلافت کے لئے نامزد نہیں کیا تھا اور اس امر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اجتماعی دانش پر چھوڑ دیا گیا۔ چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے قرآن مجید کی آیات بینات اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اعمال کے اشارے موجود تھے جن کی بناء پر ان حضرات نے خلافت نبوی قائم کرنے کا ایسا عظیم الشان فیصلہ کیا جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔

مندرجہ ذیل سطور میں قرآنِ مجید اور احادیث کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا۔ یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ موجودہ دور میں بعض نام نہاد دانشور جو

اہلسنت و جماعت کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں، وہ بعض متاخرین بالخصوص غیر اہلسنت کی تحریروں کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو اختلافی امر ثابت کرنے کے لیے پیش کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا:

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ" (سورۂ نور، آیت 55)

(اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے تم میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں کہ البتہ وہ ان کو زمین پر خلیفہ بنائے گا، جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور البتہ ان کے لئے ان کا دین، جو اللہ نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے، محکم کرے گا اور البتہ ان کے حق میں خوف کو امن سے بدل ڈالے گا۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ مانیں گے۔ اور جو کوئی اس کے بعد ناشکری کرے گا پس وہی لوگ فاسق ہیں۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جن اہل ایمان کو زمین میں خلافت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے، ان کے جو خواص بیان کئے ہیں، وہ خلفائے اربعہ پر صادق آتے ہیں۔ مختصر طور پر ان کا جائزہ لیں تو یہ نکات سامنے آتے ہیں:

1۔ ان حضرات کے صاحب ایمان ہونے اور ان کے اعمالِ صالحہ پر قائم رہنے کی اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی ہے۔ جو شخص ان کے ایمان پر شک کرتا ہے، وہ قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے "لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ" یعنی وہ ان کو ضرور خلیفہ بنائے گا، فرما کر خلافت عطا کرنے کی نسبت اپنی ذاتِ پاک کی طرف کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلفائے اربعہ کی خلافت اللہ تعالیٰ کی رضا و منشاء سے قائم ہوئی۔

3۔ "وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ" یعنی جو دین ان کے لئے پسند فرمایا ہے اس کو محکم کرے گا، فرما کر خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق ہونے پر مہر ثبت فرما دی کیونکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ختمِ نبوت کے منکروں، مرتدین اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا گیا اور دین کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا گیا۔

4۔ "وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا" یعنی اس خلافت کی برکات میں سے یہ بھی ہوگا کہ خوف کے بعد امن قائم ہو جائے گا۔ اس کے تناظر میں بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب فتنۂ ارتداد پر قابو پا لیا گیا تو خوف کی جو صورت پیدا ہوئی تھی، وہ امن میں بدل گئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت خاصہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: "لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا قَالَ: فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ، يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ إِلَى

أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ۔4660)

(حضرت عبداللہ ابن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ کے مرض میں اضافہ ہوگیا تو میں چند مسلمانوں کے ساتھ ان کے پاس تھا۔ حضرت بلال نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو لوگوں کی نماز کی امامت کرنے کو کہو۔ حضرت عبداللہ ابن زمعہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے۔ میں (حضرت عبداللہ ابن زمعہ) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امامت کرانے کو کہا تو وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں۔ اس کے علاوہ کسی پر اللہ تعالیٰ اور مسلمان راضی نہیں ہوں گے، اس کے علاوہ کسی پر اللہ تعالیٰ اور مسلمان راضی نہ ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ نماز دوبارہ پڑھائی۔)

اس حدیث مبارکہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سید کونین ﷺ نے اپنے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا اشارہ فرما دیا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کی امامت پر راضی نہیں ہوں گے، اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی وہ واحد ہستی ہیں جن کو حضور سرور کونین ﷺ کے مصلیٰ امامت پر قائم مقام کی حیثیت سے کھڑا ہونے کی اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کی تائید حاصل ہے۔ ان کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کو بھی نبی کریم ﷺ کے قائم مقام بننے کی اجازت نہیں ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری و باطنی نائب و خلیفہ ہیں۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم

موجودہ دور فتنوں کے عروج کا دور ہے، جن میں سے ایک فتنہ یہ ہے کہ حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں اور ان کی شان اور عظمت کو اہل سنت کے دلوں میں کم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں غیروں کا کردار تو اپنی جگہ لیکن اس معاملہ میں اہلسنت کا لبادہ اوڑھے ہوئے بعض دانشور بھی پیش پیش ہیں جن میں ایک ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا نام بھی ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب ''القول المعتبر فی الامام المنتظر'' میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو خلافت ظاہری و سیاسی وراثت قرار دیا اور اس کو خلافت سلطنت کا نام دے کر ایک دنیاوی منصب کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے مقدمہ کا ایک ایک لفظ اہلسنت و جماعت کے موقف کے خلاف ہے اور شیعہ کے موقف کی تائید کرتا ہے۔ چند لائنیں ملاحظہ فرمائیں:

''تین طرح کی وراثتیں جاری ہوئیں:

1۔ خلافت باطنی کی روحانی وراثت

2۔ خلافت ظاہری کی سیاسی وراثت

3۔ خلافت دینی کی عمومی وراثت

خلافت باطنی کی روحانی وراثت اہل بیت اطہار کو خلافت ظاہری کی سیاسی وراثت خلفائے راشدین کی ذوات مقدسہ کو (پھر آگے لکھتے ہیں کہ) پہلی قسم خلافتِ ولایت قرار پائی دوسری قسم خلافت سلطنت قرار پائی (چند سطر آگے لکھتے ہیں) لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی وراثت کے فرد

اول حضرت ابوبکر صدیق ہوئے، روحانی وراثت وولایت وامامت کے فرد اوّل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوئے۔"

اس سے آگے رافضی عقائد کی جھلک اس طرح نظر آتی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

"...خلافت ظاہری دین اسلام کا سیاسی منصب ہے۔خلافت باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے

...خلافت ظاہری انتخابی وشورائی امر ہے۔خلافت باطنی محض وہبی و اجتبائی امر ہے۔"

ڈاکٹر صاحب کی اس تمام بحث کا ماحصل یہ ہے کہ کسی طرح ثابت کیا جاسکے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت محض سیاسی منصب تھا، جو صحابہ کی اکثریت کے انتخاب سے عمل میں آیا جبکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی منشاء اور رسول کریم ﷺ کی رضا کا عمل دخل نہیں تھا۔اس بارے میں وہ اپنے اندر کی بات بالآخر سپرد قلم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہی وجہ ہے کہ پہلے خلیفۂ راشد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریتی تائید سے عمل میں آیا مگر پہلے امام ولایت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید۔خلافت میں جمہوریت مطلوب تھی اس لئے حضور ﷺ نے اس کا اعلان نہیں فرمایا۔ولایت میں ماموریت مقصود تھی، اس لئے حضور ﷺ نے وادئ غدیر خم کے مقام پر اس کا اعلان فرمادیا۔"

حضرات گرامی! مندرجہ بالا سطور کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ایک سیاسی خلیفہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور خلافت باطنی کے متعلق "محض وہبی واجتبائی" جیسے الفاظ استعمال کر کے اس منصب کو منصوص من

اللہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ بعینہٖ یہی موقف اہل تشیع کا ہے کیونکہ وہ بھی بظاہر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مانتے ہیں۔

حضرات ذی وقار! اگر قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت پر غور فرمائیں تو خلافت کی عطا اللہ رب العزت کے حکم سے ہے اور اگر مذکورہ بالا حدیث کو ایمان کی سلامتی کے ساتھ ملاحظہ کیا جائے تو یہ غدیر خم پر کیے گئے اعلان سے بڑا اعلانِ ولایت ہے کیونکہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میرے قائم مقام اور نائب مناب اور میری جگہ میرے مصلے پر امامت کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا جائے اور پھر یہ الفاظ کہ "اس (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کسی پر اللہ تعالیٰ اور مسلمان راضی نہ ہوں گے" ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی وراثت کے لئے چنے گئے اور اسی روحانی نسبت سے دنیا میں پھیلا ہوا ایک روحانی سلسلہ یعنی سلسلہ طریقت نقشبندیہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محض سیاسی خلیفہ ماننے سے طریقت نقشبندیہ روحانیت سے محروم تصور کی جائے گی؟ یہ بہت بڑا سوال ہے جو اہلسنت وجماعت کے متقدمین و سلف صالحین کی رائے کی مخالفت کرنے والے دانشوارانِ قوم سے ہے۔

افسوس اس بات کا بھی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تائید میں شاہ اسماعیل دہلوی کی کتاب "صراط مستقیم" سے حوالہ پیش کر کے بتا دیا ہے کہ ان کے پاس سلف صالحین میں سے کسی کا حوالہ موجود نہیں، جو ان کے سیاسی و روحانی خلافت کے فلسفہ کی تائید کرتا ہو کیونکہ سلف صالحین کا تو یہی مذہب رہا ہے کہ خلفائے راشدین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کے فیض یافتہ اور وارث ہیں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور اس کو "اکثریتی تائید" جیسے الفاظ سے اختلافی مسئلہ بنا کر پیش

[illegible] بن منذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی
[illegible] میر ہم سے ہوگا اور ایک امیر تم میں
[illegible] نہیں بلکہ ہم میں امراء ہوں
گے اور تم میں سے وزراء ہوں گے۔ یہ (قریش) عربوں میں گھر رکھتے
ہیں اور عرب ان کے علاوہ کسی کو نہیں مانیں گے۔ یہ عمر اور ابوعبیدہ ہیں
ان میں سے کسی کی بیعت [illegible]
بیعت کرتے ہیں آپ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہم
سب سے افضل اور محبوب ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا
اور بیعت کی۔ پھر [illegible] آپ کی بیعت کی۔

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

"حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى يَدْبُرَنَا، يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ، فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ." قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً." ([illegible] کی حدیث 7219)

بھی بیعت کر لی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین)

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سنن صفحہ 554 میں نقل کرتے ہیں:

"حدثنی عبید اللہ بن عمر القواریری حدثنا عبد الأعلی بن عبد الأعلی حدثنا داؤد بن أبی هند عن أبی نضرة قال لما اجتمع الناس علی أبی بکر رضی اللہ عنه فقال ما لی لا أری علیا قال فذهب رجال من الأنصار فجاؤا به فقال له یا علی قلت ابن عم رسول اللہ وختن رسول اللہ فقال علی رضی اللہ عنه لا تثریب یاخلیفة رسول اللہ ابسط یدك فبسط یده فبایعه ثم قال أبوبکر ما لی لا أری الزبیر قال فذهب رجال من الأنصار فجاؤا به فقال یا زبیر قلت ابن عمة رسول اللہ وحواری رسول اللہ قال الزبیر لا تثریب یاخلیفة رسول اللہ ابسط یدك فبسط یده فبایعه"

(عبیداللہ بن عمر القواری نے روایت کیا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ان سے داؤد بن ابی ہند نے ابی نضرۃ نے روایت کیا انہوں نے کہا لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے فرمایا کیا بات ہے میں تمھارے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھ رہا ہوں؟ تو انصار میں سے ایک شخص ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اے علی! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے خلیفہ رسول اپنا ہاتھ آگے بڑھایئے تو آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے بیعت کر لی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ زبیر کہاں ہیں تو انصار میں سے ایک شخص ان کے پاس گیا اور کہا، اے زبیر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خلیفۂ رسول، اپنا ہاتھ بڑھایئے،

پس اُنہوں نے ہاتھ آگے بڑھایا اور حضرت زبیر نے آپ کی بیعت کرلی)

(عبداللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سنن (2-563) میں قیس بن العبدی سے نقل کرتے ہیں کہ قیس کہتے ہیں: ''میں علی رضی اللہ عنہ کو بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اللہ کی تعریف کی، اس کا شکریہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لوگوں کے لئے قربانیوں کا ذکر کیا پھر اللہ نے انہیں موت دی تو مسلمانوں نے دیکھا کہ ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنی چاہیے تو انہوں ان کی بیعت کی، میں نے بھی ان کی بیعت کی اور ان سے وفاداری کی، وہ (مسلمان) ان سے خوش تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اچھے کام کئے اور جہاد کیا یہاں تک اللہ نے ان کو موت دے دی ان پر اللہ کی رحمت ہو۔'')

"وأخرج البيهقي عن الزعفراني قال: سمعت الشافعي يقول: أجمعَ الناسُ على خلافة أبي بكر الصديق، وذلك أنه اضطر الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يجدوا تحت أديم السماء خيرًا من أبي بكر فولوه رقابهم"

(حضرت امام بیہقی نے زعفرانی سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: ''لوگوں کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع ہے اور یہ اس وقت ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگ مضطرب تھے تو ان کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل اس آسمان کے نیچے اور کوئی نہیں ملا۔'')

وما علینا الا البلاغ المبین۔

طباعت کے آخری مراحل میں ہے

جہاد بالسیف

جہاد بالنفس

حقیقی اسلامی تصورِ جہاد

ازافادات

بقیۃ السلف پیر سید بدر مسعود شاہ گیلانی چورہ شریف

جماعت خدامِ اہلسنت

دارالارشاد چورہ شریف پاکستان

ایصالِ ثواب برائے
جدِ امجد الحاج محمد یوسف مجددی رحمۃ اللہ علیہ
و والدِ گرامی قدر الحاج نذیر احمد ادریس مجددی (مرحوم و مغفور)
منجانب محمد شاہد قمر مجددی